

## قرآن مجید اور چند فارسی امثال

ڈاکٹر محمد ریاض

قرآن مجید آخری صحیفہ ہدایت ہے اور اپنے ماننے والوں پر اس کتاب نے کئی طرح کے دینی، فکری اور لسانی اثرات ڈالے ہیں۔ اس وقت مسلمانوں کی آبادی اسی کروڑ کے لگ بھگ بتائی جاتی ہے۔ ان کے نزدیک رنگ، نسل، محدود وطنیت اور لسانی عصبیت کی قیود ناپسندیدہ ہیں۔ تاہم قرآن مجید چونکہ عربی زبان میں ہے، اس لئے اس زبان کے ساتھ مسلمانوں کی شدید جذباتی وابستگی واضح ہو جاتی ہے۔ قرآن مجید مسلمانوں کے ذہنوں پر بھی غیر معمولی لسانی اثرات ڈالتا رہا ہے۔ نسخ اور نستعلیق خط کی بحث سے قطع نظر، قرآن مجید کے رسم الخط میں فارسی اردو، عثمانی عہد تک کی ترکی اور ہماری جملہ علاقائی زبانیں لکھی جاتیں ہیں۔ قرآن مجید چونکہ اساس دین اور دستور حیات ہے، اس لئے حفاظ کرام کے علاوہ دیگر مسلمانوں کو بھی اس کا کچھ نہ کچھ حصہ حفظ ہوتا ہے اور متدین مسلمانوں کا اس کے الفاظ اور معانی پر توجہ دینا، بدیہی امور میں سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کی آبادیوں والے سماں اور مناطق میں متداول زبانیں قرآن مجید کے الفاظ و معانی سے معمور نظر آتی ہیں۔ فارسی، عربی سے خاصی اقرب زبان ہے، اس لئے عربی اور فارسی ادب کی ہم آہنگی باعث تعجب نہیں۔ اسی طرح فارسی ادب کی مختلف ششوں پر قرآن مجید کے الفاظ و معانی کا اثر مسلمہ ہے۔ تاہم مسلمہ امور کی کسی ایک شق کا مطالعہ بھی کم اہم نہیں ہوتا۔ یہاں ہم ایک فارسی مخطوطے کی رو سے چند ایسی فارسی امثال کے نمونے فراہم کر رہے ہیں جو آیات

قرآن مجید کے فیضان سے وجود میں آئی ہیں۔

تہران یونیورسٹی کے مرکزی کتب خانے میں نمبر ۴۶۹۲ کے تحت ”قرۃ العین“ کے عنوان سے ایک مخطوطہ ملتا ہے جو ۸۶۷ ہجری کا لکھا ہوا ہے۔ مؤلف کا نام ناسلوم ہے مگر تہران میں مجلس شورائے ملی کے کتب خانے میں ”قرۃ العیون“ کے عنوان سے اسی کتاب کا ایک دوسرا مخطوطہ موجود ہے۔ اس میں مؤلف کا نام مرزا یوسف لاهیجی مرقوم ملتا ہے۔ کتب خانہ فاتح استنبول کی فہرست ایک مزید نسخے کی مظہر ہے (نمبر ۴۰۶۳) جو ۷۲۲ ہجری کا لکھا ہوا ہے، اور جس میں مصنف کوئی ”قاضی اویس“ بتایا گیا ہے۔ حاج خلیفہ کی ”کشف الظنون“، آقا بزرگ تہرانی کی ”الذریعہ الی تصانیف الشیعہ“ اور علامہ علی اکبر دہخدا کی ”امثال و حکم“ میں زیر بحث کتاب کا نام کبھی ”قرۃ العین“ آیا ہے اور کبھی ”قرۃ العیون“، مگر اس کے مصنف کی کیفیت ابھی بحث طلب ہے۔ البتہ کتاب چھٹی صدی ہجری میں لکھی گئی ہوگی کیونکہ اس میں سیف الدولہ محمود اور مسعود سعد سلمان کے اشعار منقول ہیں۔ مصنف کوئی فارسی زبان کا عالم تھا، جسے قرآن مجید اور عربی ادبیات میں تبحر حاصل رہا ہے۔ اس نے کتاب کو چار اقسام (ابواب) میں منقسم کیا اور ہر قسم کی چند فصول (ذیلی ابواب) بتعین کیں۔ پہلا باب ان فارسی امثال (ضرب الامثال) کے بارے میں ہے جو قرآن مجید اور عربی ادب سے اثر پذیر یا ماخوذ ہیں۔ ہماری یہ گفتگو بیشتر اسی باب سے ماخوذ ہے۔ دوسرے باب میں قرآن مجید اور عربی ادب سے ماخوذ فارسی محاورے ملتے ہیں، تیسرے میں آیات کلام اللہ پر مبنی بعض حکایات ہیں اور چوتھے باب میں فارسی شاعری پر قرآن مجید کے اثرات اور تلمیح کی صفت (ایک عربی اور دوسرا فارسی مصرع) کا بیان۔ تیسرے باب میں مذکور بعض باتیں وہی ہیں جو چھٹی صدی ہجری کے ایک

دوسرے ایرانی مصنف نظامی عروضی سمرقندی نے ”چہار مقالہ“ کے مقالہ ”دیبری“ میں لکھی ہیں۔ اخلاق محسنی (محسنین) کے مصنف ملا حسین واعظ کاشفی (م ۹۱۰ ہجری) نے بظاہر اس کتاب کی القسم الثالث سے استفادہ کیا ہے۔ القسم الرابع کے چند نمونے حسب ذیل ہیں:

”یحبون ان یحمدوا (۱) بمالم یفعلوا“	بدی کنی و نیک طمع می داری
”و جزاء سیئة (۲) سیئة مثلها“	ہم بد باشد سزائے بد کردارے
”و اذا انعمنا علی (۳) الانسان اعرض“	گر با تو وفا کنم نمی دارد سود
”و اذا مسه (۴) الشکران یؤسا“	ور نیز جفا کنم بیازاری زود
روزیت نکاہد و نیفزاید کس	زنگ از دل غمناک نزد اید کس
و ان در کہ خدائے بست ناکشاید کس	با آنکہ خدائے کرد برناید کس
آخری دو شعروں (رباعی) میں شاعر کے پیش نظریہ آیہ مبارک تھیں کہ:	
و اذا اراد الله بقوم سوءاً فلا مرد له (۵)۔	

### ضرب الامثال کی رنگا رنگی

ضرب الامثال فارسی زبان کی ہوں یا اردو کی، ان کی رنگا رنگی میں کلام نہیں۔ دراصل قادر کلام شاعر اور ہتکر مصنف کوئی مثل وجود میں لاتے ہیں مگر ضروری نہیں کہ کسی مثل کے کلمات اور اس کا پیرایہ بیان معین رہے۔ چنانچہ متاخر شعرا اور ادبا نئے ”امثال“ وجود میں لے آتے ہیں اور وہ متداول ضرب الامثال کی جگہ لے لیتے ہیں۔ مثلاً قرآن مجید کی ایک آیت مبارکہ ہے: ”حمای و سمانی لله رب العلمین (آیہ ۱۶۲ سورہ ۶۔ جسے مختصراً ۱۶۲-۶ لکھا جائے گا) ترجمہ یہ ہے کہ ”سیری زندگی اور سیری موت جہانوں کے پروردگار اللہ تعالیٰ کے لئے ہے“۔ ”قرۃ العین“ کے جو دو مخطوطے ہم نے

دیکھے ان میں فارسی امثال اس طرح آئی ہیں :

۱ - بنده و آنچه در دست بنده است، خواجہ راست

۲ - آنچه در دست بنده است، از آن خداوند است

عربی کی مترادف مثل یوں ہے : العبد و ما فی یدہ لمولاه

علامہ دہخدا نے ”امثال و حکم“ میں لکھا ہے : بنده باہر چہ کہ

او را تواند بود، خواجہ راست - انہوں نے گلستان سعدی کا یہ مصرع بوی لکھا

ہے کہ : بنده چو دعوی کند حکم خداوند راست - گزشتہ صدی کے ایک

ایرانی شاعر نے صفت تلمیح کے ذریعے منقولہ بالا عربی مثل کو یوں نظم کیا ہے :

گیتی زتو و گنج ہما گیتی ازتست      العبد ما فی یدہ کان لمولاه

مگر علامہ دہخدا الفقیر لایملک و یملک کو بھی اسی ضرب المثل کے

مترادف قرار دیتے ہیں - لہذا کسی ضرب المثل کے کلمات اور الفاظ کا متفاوت ہونا

اہم نہیں - خلاصہ یہ کہ ہم یہاں قرآن مجید کی آیات سے ماخوذ یا اثر پذیر چند

فارسی امثال کا ذکر کریں گے، مگر یاد رہے متاخر فارسی شعرا یا ادبا نے ان

ضرب الامثال کو الفاظ کے نئے نئے جامے بھی دئے ہیں -

### مجاورات کے ۶ نمونے

مصنف کی روش یہ رہی ہے کہ وہ پہلے عربی ضرب المثل لکھتا ہے اور

پھر فارسی - آخر میں وہ قرآن مجید کی آیت مبارکہ کا حوالہ دیتا ہے - مگر راقم

الحروف آیہ مبارک کو پہلے لکھ رہا ہے اور اس کے بعد فارسی مثل کو -

عربی ضرب المثل اس وقت ہمارے موضوع سے خارج ہے - عربی اور فارسی زبانوں

کے مطالعے کے ضمن میں موجودہ سرد سہری کے پیش نظر، اردو ترجمے کی احتیاج

کو پیش نظر رکھا جا رہا ہے -

۱۔ آیہ قرآنی: ان ابراہیم کان امة (۱۲۰: ۱۶) بے شک ابراہیم خود ایک امت تھے۔

مثل فارسی: او جهانی بود۔ یاد رہے کہ بولانا روم نے اپنی مجالس سبعہ میں اس آیہ مبارکہ سے مسلمانوں کے اتحاد کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے۔ امت مسلمہ کے مورث اعلیٰ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں۔ اس لئے سنت ابراہیم اور اس کی تبعیت اور تکملے میں سیرت محمدی مسلمانوں کے اتحاد اور ائتلاف کی مظہر ہے (دیکھیں ماہ فانیہ المعارف لاہور دسمبر ۱۹۷۸ء میں سیرا بقالہ) فارسی مثل اور محاورے میں بے حد برجستگی ہے، مگر اس آیہ مبارکہ کے روح معانی دیکھنے کے لئے علامہ اقبال کی مثنوی رسوز بیخودی کے عنوان ”نبوت“ کے تحت اشعار کو مطالعہ کرنا چاہئے۔

۲۔ آیہ مبارکہ: تعا و نوا علی البر و التقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان (۲: ۵)۔ نیکی اور تقویٰ پر تعاون کرو اور گناہ و سرکشی پر تعاون نہ کرو)

فارسی محاورہ: یار حق باشی نہ یار باطل

۳۔ آیہ شریفہ: فبہت الذی کفر (۲۰۸: ۲) یعنی۔ پس وہ کافر ششدر ہو گیا)

فارسی محاورہ بیان: مبطل راجحت نمائد

۴۔ آیہ مبارکہ: الان حصحص الحق (۵۱: ۱۲)۔ اب حق کھل چکا ہے۔

فارسی تعبیر: حق اکتوں ظاہر شد۔

۵۔ آیہ شریفہ: و سار میت اذ رمیت (۱۷: ۸)۔ اور تو نے نہیں پھینکا

جب تو نے پھینکا)

جملہ فارسی : این تو نکردی او کرد

۶۔ آیہ مقدسہ : فلا تزکوا انفسکم (۳۲ : ۵۳) پس اپنی جانوں کی

ہاکی کے دعوے نہ کرو)

مجاورہ فارسی : خویشن ستائی سکتید۔

### القسم الاول فی الامثال، کا ایک انتخاب

یہ انتخاب ہم ”قرۃ العین“ کے باب اول کی ترتیب کے مطابق پیش

کر رہے ہیں۔ توضیح طلب امور کی وضاحت بھی کردی گئی ہے۔

۱۔ آیہ قرآنی : والذین جاہدوا فینا لنہدینہم سبلنا (۶۹ : ۲۹)۔ اور

جو لوگ ہماری طرف متوجہ ہوں، پس ہم انہیں اپنی راہیں دکھائیں گے)

فارسی ضرب المثل : جویندہ یا بندہ بود۔

روسی نے اس مفہوم سے نئی امثال بنائی ہیں جیسے :

ہر کہ رنجی دید، گنجی شد پدید      ہر کہ جدے کرد، در جدے رسید

سایہ حق بر سر بندہ بود      عاقبت جویندہ، یابندہ بود

گفت پیغمبرم کہ چون کوبی درے      عاقبت زان در بروں آید سرے

مولانا نظامی بھی مندرجہ ذیل شعر میں کسی حدیث نبوی کی طرف اشارہ

کر رہے ہیں۔

چنین زد مثل شاہ گوئند گن      کہ یا بند گانند، جویند گن

۲۔ آیہ شریفہ : لا تبدیل لخلق اللہ (۳۰ : ۳۰)۔ اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں

تبدیلی نہیں ہے)

فارسی مثل : خوئے کہ باشیر فرو شود با جاں بر آید۔ یعنی شیر مادر پینے

کے زمانے سے جو عادت پڑتی ہے وہ روح نکلنے کے ساتھ ہی ختم ہوتی ہے۔ (۷)

۳۔ آیہ مبارکہ : و ان عدتم عدنا (۸ : ۱۷) اور اگر تم ہلٹے، ہم بھی

پلٹیں گے)

فارسی مثل : ہماں خرک سیاہ بردراست - عربی مثل مندرجہ ذیل شعر کے پہلے مصرعے میں موجود ہے کہ

ان عادت العقرب عدنا لها      و كانت النمل لها حاضرہ

۳ - آیہ شریفہ : کل امری بما کسب رہین (۲۱ : ۵۲ - ہر شخص اپنے عمل و کسب کے بدلے رهن ہے)

فارسی مثل : ہر بزے را بیائے خود آویزند - ”قرۃ العیون“ کے ایک مخطوطے میں بزے (= ایک بکری) کی جگہ ”مرغے“ (= ایک پرندہ) آیا ہے مگر ”بزے“ کے ساتھ مثل عربی مثل کے ساتھ مطابقت کرتی ہے کہ : کل شاة برجلمها سعلقة - فارسی شاعر انوری ایبوردی کے مندرجہ ذیل شعر میں اسی عربی مثل کی طرف اشارہ ہے :

خضم را گوہر چہ خواہی کن کہ در تدبیر ملک

آن خبر دانی خداوندا کہ دائم کل شاة

۴ - آیہ مبارکہ : والذی خبت لا یخرج الا نکدآ (۵۸ : ۷) - جو زمین خراب ہوگئی، اس سے ناقص فصل کے سوا کچھ پیدا نہیں ہوتا)

فارسی مثل : از مار بجز مار بیچہ چہ زاید ؟ - یہ عبارت عربی مثل کا لفظی ترجمہ ہے کہ : لا تلد الحیة الا الحیة -

۵ - آیہ مطہرہ : لکل نباء مستقر (۶۷ : ۶) ہر خبر کا محل و مقام ہوتا ہے (فارسی مثل : ہر سخنے را جائے ہست -

۶ - آیہ مبارکہ : ولو ردوا لغادوا لما نہو عنہ (۲۸ : ۶) - اور اگر وہ پلٹیں تو جس کام سے انہیں منع کیا گیا ہے وہی کریں گے)

فارسی مثل : آژودہ را آژودن پشیمانی آرد۔ اس مثل کی دیگر صورتیں بھی ہیں مگر یہ منقولہ صورت عربی ضرب المثل کے مطابق ہے۔ خواجہ حافظ شیرازی کے ایک شعر کے مصرع ثانی میں بھی عربی مثل موجود ہے :

هر چه آژودم از وی نبوذ سودم      من جرب المعجب حلت به الندسه  
 شیخ سعدی نے اپنی گلستان میں اس مثل کو یوں ڈھالا ہے : آژودہ را  
 آژودن جہل است۔

۷۔ قرآن مجید : هل جزاء الاحسن الا الاحسان (۶۰ : ۵۵ نیکی کا بدلہ  
 نیکی کے سوا بھی کچھ ہے؟)  
 فارسی : پاداش نیکی، نیکی است۔

۸۔ قرآن حکیم : اليس الصبح بقرب (۸۱ : ۱۱ کیا صبح قریب نہیں  
 آپہنچی؟)  
 فارسی مثل : فردانیز دور نیست۔

۹۔ آیہ متبرکہ : و یضیق بصدری ولا ینطلق لسانی (۱۳ : ۲۶۔ اور  
 میرا سینہ گھٹتا ہے اور میری زبان رواں نہیں ہے)  
 فارسی تعبیر : شکم پر نازی است و زبان کار نمی کند۔

یہ مثل تازی یعنی عربی زبان کے حسن تداول پر دلالت کرتی ہے۔  
 حافظ کے مندرجہ ذیل شعر میں ”دہان پر از عربی است“، بھی اس مناسبت سے  
 ہے کیونکہ عربی زبان کو فصاحت و بلاغت کی سعراج مانا جاتا رہا ہے۔  
 اگرچہ عرض هنر پیش یار نے ادبی است

زبان خموش و لیکن دہان پر از عربی است  
 مگر ایران میں سرہ نویسی (خالص فارسی لکھنے) کی تحریک کے بعض



تعصب حاسیوں جیسے پروفیسر پور داؤد رشتی، نے اس شعر پر ناک بھوں چڑھائی ہے کہ حافظ نے فارسی کے مقابلے میں عربی سے منہ پھرنے پر کیوں فخر کیا ہے، حالانکہ یہ ایک پیرایہ بیان تھا۔ حافظ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ حق بات جس زبان میں بھی کہی جائے، مستحسن ہے۔

پکے است ترکی و تازی دریں معاسلہ حافظ

حدیث عشق بیاں کن بہر زبان کہ تو دانی

جملہ معترضہ کے طور پر ان معانی میں علانہ اقبال کا ایک اردو شعر

بھی دیکھ لیں :

نہ زبان کوئی غزل کی، نہ زبان سے باخبر میں

کوئی دلکشا صدا ہو، عجیبی ہو کہ تازی

۱۰۔ آیہ مبارکہ : والذین کفرو اولیاءہم الطاغوت (۲۵۷ : ۲ - ترجمہ :

اور جن لوگوں نے کفر کا ارتکاب کیا، ان کے دوست طاغوت ہیں)۔

فارسی مثل : رخت خربندہ بہ ہنگاہ شتریان آرند۔ یعنی گدھے والے کا سامان

لوگ اونٹ والے کے ہاں پہنچا دیں گے کیونکہ دونوں ہم پیشہ ہیں۔

۱۱۔ آیہ مقدسہ : واتقوا فتنة لا تصیب الذین ظلموا منکم خاصہ (۲۵ : ۸

اور اس فتنہ سے ڈرو جو تم میں سے صرف ظالموں ہی کو نہیں پکڑے گا)۔

فارسی مثل : آتش در بیشہ افتد و نہ تر گذارد نہ خشک۔

۱۲۔ آیہ مبارکہ : فان تولوا فانما علیک البلاغ المبین (۸۲ : ۱۶ -

پس وہ اگر پلٹ جائیں تو آپ کو بات واضح طور پر پہنچا دینا ہی ہے)

فارسی مثل : برشاطہ، عروس آراستن بود۔ یعنی آرائش اور کنگھی

کرنے والے کا کام دلہن کی آرائش کرنا ہے اور بس۔

۱۳ - آیہ قرآن: کائنا یساقون الی الموت وهم ینظرون (۶: ۸) گویا وہ دیکھتے ہوئے موت کی طرف ہانکے جا رہے ہیں

فارسی مثل: چناں سی روی کہ گوئی بہ کشتنت می برد۔

۱۴ - آیہ کریمہ: ان مع العسر یسراً (۶: ۹۴) بے شک تنگی کے ساتھ فراخی ہے

مثل: خار با خرما بود۔

۱۵ - آیہ شریفہ: الغیبات للخبیثین (۲۶: ۲۴) ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لئے ہیں

فارسی: مردار بہ سگان اولی تر۔ یعنی مردار کھانا کتوں کے لئے ہی مناسب ہے۔

۱۶ - آیہ قرآن: ایما یوجہہ لایات بغیر (۷: ۱۶) وہ جدھر کا بھی رخ کرے، خیر و خوبی کی بات نہ لائے گا۔

مثل: او اگر بہ دریا رود خشک گردد۔

۱۷ - آیہ کریمہ: لها ما کسبت و علیہا ما اکتسبت (۲۸۶: ۲) ہر نفس نے جو نیکی کی، اس کا اجر اسی کے لئے ہے اور اس نے جو بدی کی، اس کا عذاب بھی اسی کے لئے ہے

فارسی مثل: ہر چہ کاری، ہماں دروی یسنی جو بوئے گا وہی کائے گا۔

۱۸ - آیہ شریفہ: و من یکسب اثماً فانما یکسبہ علی نفسہ (۱۱۱: ۴) اور جس نے گناہ کیا اس نے اسے اپنے نفس وجود کا وبال بنا لیا۔

فارسی مثل: بد مکن و بد سیندیش تاہلت نیا ید پیش۔

۱۹۔ قرآن حکیم : لاتزر وازرة ووزر اخری (۳۸ : ۵۳) - یہ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔

فارسی مثل : سوسی را بدل عیسی نکیرند۔

۲۰۔ آہ مبارکہ : الشیطان سول لهم واصلی لهم (۲۵ : ۳۷) - شیطان

نے اس کام کو ان کے لئے سہل کر دیا اور انہیں لمبی امیدیں دے رکھی ہیں (فارسی مثل : اہیں تعلیم ترا دیو دادہ است۔ یعنی فلاں کرتوت تجھے شیطان نے سکھائے ہیں۔)

۲۱۔ آیہ قرآن : و ان لیس للانسان الاماعلی (۳۹ : ۵۳)۔ اور یہ کہ

انسان کے لئے کچھ نہیں مگر وہ جس کی خاطر اس نے کوشش کی ہے (مثل : ہر چہ بخری نہ بندہ بود)

۲۲۔ آیہ مبارکہ : من عمل صالحاً فلنفسه و من اساء فعلیہا (۳۶ : ۴۱)

جس نے نیکی کی، پس اپنے لئے کی اور جس نے برائی کی، پس اس نے بھی اپنے لئے کی)

فارسی مثل : مردم نیکی و بدی بہ سوئے خود کنند۔

۲۳۔ قرآن مجید : و فوق کل ذی علم علیم : (۷۶ : ۱۲) اور ہر صاحب

علم سے بالا تر صاحب علم موجود ہے۔)

فارسی مثل : از زبر ہر دانائے ، دانائے است۔

۲۴۔ آیہ مبارکہ : اطمع کل امرئ بنہم ان یلخل جنۃ نعیم (۳۸ : ۷۰)

کیا ان میں سے ہر ایک کو یہ لالچ ہے کہ وہ نعمت سے معمور جنت میں داخل کر دیا جائے گا؟)

فارسی مثل : ہمہ شب گریہ سوش را بہ خواب بیند۔

## آیات قرآن اور فارسی اشعار

”قرۃ العین“ کے مصنف نے اپنے زمانے تک کے فارسی شعرا کے ایسے ایہات بھی نقل کئے ہیں جو قرآن مجید کی بعض آیات سے ساخوذ و استفاد ہیں۔ شعرا کے بارے میں سر دست علم نہیں کہ کونسے اشعار کس کے ہیں، مگر ایک مثال بسعود سعد سلمان لاهوری کے ایہات سے دی گئی ہے۔ اس حصے سے بھی چند مثالیں ذیل نقل کی جا رہی ہیں۔

۱۔ قرآن مجید: بل کذبوا بعالم یحیطوا بعلمہ (۳۹: ۱۰) بلکہ جو چیز ان کے علم کے احاطے میں نہیں آئی، انہوں نے اسے جھٹلا دیا)  
فارسی ایہات:

فخر از دانش بود مر مرد را      کہ خلائق را بہ سولی راہبر است  
مردم جاہل عدوئے عالم است      زانک عالم زو بہ قیمت برتر است

۲۔ آیہ سبیر کہ: ولا یحییق المکر السبئی الا بأہلہ (۴۲: ۳۰) بری چال اس کے فاعل و باعث کو ہی احاطہ کرتی ہے)  
فارسی اشعار:

بد خواہ مرا زمانہ بد خواہ بس است      کور از زمانہ عمر کوتاہ بس است  
سی چاہ کنند کہ سن در آن چاہ افتم      آہ چاہ کنندہ را ہمان چاہ بس است  
۳۔ آیہ قرآنیہ: وجعلناہم ائمة یدعون الی النار (۴۱: ۲۸) اور ہم نے ان کے لئے ایسے راہبر بنائے جو انہیں آگ کی طرف ہانک رہے ہیں)  
فارسی شعر:

ہر کہ را راہبر غراب بود      ہی گماں منزلش خراب بود

دوسرے مخطوطے میں ہوں ہے :

ہر کہ را راہبز کلاغ بود بی گمان منزلش بہ راغ بود

غراب یا کلاغ (کوا) مردار خوری اور ویرانوں میں زندگی گزارنے کی وجہ سے عربی اور فارسی ادب میں منحوس قرار دیا جاتا رہا ہے اور اس میں مقتولوں کو دفن کرنے کے سلسلے میں اس کی اس راہنمائی کا عمل دخل نہیں جو قرآن مجید (۲۷ تا ۳۱ : ۵) میں بیان ہوئی ہے۔ عربی مثل ہے : من ہمشی اثر الغراب سیرجج الی الخراب۔

کسی کا عربی شعر ہے :

اذا کان الغراب دلیل قوم سیہدیہم طریق الہالکینا

۴۔ آیہ مطہرہ : سیجعل اللہ بعد عسر یسراً (۷ : ۶۵) عنقریب اللہ تعالیٰ

تنگی کے بعد فراخی لے آئے گا)

شعر :

نوسید مشو کہ اوسید نمائد کس در غم روز کار جاوید نمائد

۵۔ قرآن مجید : لکل جعلنا منکم شرعاً و منہاجاً (۴۸ : ۵) تم میں سے ہر

ایک کا ہم نے ایک راستہ اور منہاج بنا رکھا ہے)

فارسی شعر :

خود ہد یدامت در جہاں بارے کار ہر مرد، و مرد ہر کارے

۶۔ آیہ شریفہ : ام للانسان ما تمنی (۲۴ : ۵۳) کیا انسان جس چیز کی

تمنا کرے، وہ اس کے لئے درست ہے ؟)

فارسی شعر :

نہ ہر چہ مراد دل و جان خواہد بود آن کار ہمیشہ همچنان خواہد بود

۷۔ آیہ کریمہ : لاتسألوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤکم (۱۰۱ : ۵) ان

باتوں کا نہ پوچھو جو بتادی جائیں تو تمہیں برا لگے

شعر:

از باغ چو مقصود تو انگور بود      انگور بخور مچس کین باغ کراست ؟

۸۔ آیہ قرآن : یعرف المجرمون بسیماهم (۴۱ : ۵۵)۔ مجرم اپنے چہروں

سے پہچانے جائیں گے

شعر:

از مرد سپرس ہیچ اسرارش      برچہرش پیدا بود از کردارش

نیز ضرب المثل ہے : اثر صلاح دو چہرہ پیدا بود۔

۹۔ آیت قرآن ہے : اذہبتم طیباتکم فی حیوتکم الدنیا (۲۰ : ۳۶)

تم نے اپنے پسندیدہ چیزیں دنیا کی زندگی میں تمام کر ڈالی تھیں۔

فارسی شعر:

ہر کس کہ بہ تابستان در سایہ بخسبد

خوابش نبرد گرسنہ شبہائے زستان

۱۰۔ آیہ مبارکہ : قل لن ینفعکم الفرار ان فررتم من الموت (۱۶ : ۳۳)

کہہ دو کہ اگر تم موت سے بھاگے، تو یہ فرار تمہیں کوئی فائدہ نہ دے گا

فارسی اشعار:

از اجل نیست ہیچکس ایمن      برہمہ خلق مرگ کین دارد

با اجل پایدار می ناید      آنک صد حصن آہنین دارد

۱۱۔ آیہ شریفہ : لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرآ (۱ : ۶۵) شاید اس کے

بعد اللہ تعالیٰ کوئی صورت نکال دے

فارسی ایبات :

تا طرف دو دیدہ تو برہم ساید صد بند بلا دست قضا بکشاید  
اکنون بارے غماں بیہودہ مخور از پردہ غیب تا چہ بیرون آید

۱۲ - آید مبارکہ : ذلك بما قدمت يدك (۱۰ : ۲۲)

فارسی ایبات :

گلہ از روزگار بیہدہ چہست ہر چہ برماست ہم ز کردہ ماست  
ماستماکارہ گشتہ ایم ہمہ گر بماہم ستم کنند راوست

قرآن مجید کے الفاظ و معانی پر مبنی جو نوادر جمع کئے گئے اور جو بدیع و مبتکر کتب مرتب کی گئی ہیں ، ان میں ایک یہ ”قرۃ العین“ بھی قرار پا سکتی ہے۔ اس لئے ہم نے اسے مختصر طور پر متعارف کروایا ہے ورنہ اس ”کتاب زندہ“ کے فیضان سے تالیف و تصنیف ہونے والی کتابیں ایک لاتعد طومار کا حکم رکھتی ہیں اور علامہ اقبال کے بقول :

رہزناں از حفظ او رہبر شدند از کتابے صاحب دفتر شدند  
دشت پیمایان ز تاب یک چراغ صد تجلی از علوم اندر دماغ (ع)

### توضیحات

- ۱ - قرآن مجید ۱۸۸ : ۳ ترجمہ : چاہتے ہیں کہ ان کاسوں کی ان کی نسبت سے تعریف کی جائے جو انہوں نے انجام ہی نہیں دیئے۔
- ۲ - ایضاً ۳۰ : ۳۲ - ترجمہ : اور برائی کا بدلہ اسی قسم کی برائی ہو سکتی ہے۔
- ۳ - ایضاً ۸۳ : ۱۷ ترجمہ : اور جب ہم انسان پر بخشش کرتے ہیں تو وہ اینٹھتا جاتا ہے۔

۴ - ایضاً آیہ قبل - اور جب انسان کو مصیبت آپکڑتی ہے تو وہ مایوس ہو جاتا ہے -

۵ - قرآن مجید ۱۱ : ۱۳ - ترجمہ : اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو مبتلائے مصیبت کرنے کا ارادہ فرمائے تو وہ مصیبت کسی کے ٹالے نہیں ٹل سکتی -

۶ - استنبول ۱۹۳۷ء مرتبہ ڈاکٹر محمد فریدوں بک نافذ - ”مجالس سبعہ“، مثنوی

معنوی مرتبہ محمد رضانی (طبع ثانی) تہران ۱۹۷۶ء کے ضمیمے میں دوبارہ شائع ہوئی ہے -

۷ - مثنوی رسوز بیخودی -

